آستانہ عالیہ گولڑہ شریف سے شائع ہونے والا

ماہنامہ
طلوعِ مہر
اسلام آباد
پاکستان

زیرِ سرپرستی: پیر سید نصیر الدین نصیرؔ (گولڑہ شریف)

رجب المرجب سنہ ۱۴۲۲ھ اکتوبر سنہ ۲۰۰۱ء

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى

اُس پیارے چمکتے تارے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی قسم جب یہ معراج سے اُترے

سُبْحٰنَ الَّذِىْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا

مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

نُور ہی نُور ہے ، مہکی ہے فضا آج کی رات
فرش سے تا بہ فلک کون گیا ، آج کی رات
آج کی رات ، اُجالا ہی اُجالا ہے نصیرؔ
اُن کا مشتاقِ زیارت ہے خُدا آج کی رات

نصیرؔ



پیر سید نصیر الدین نصیرؔ
سجادہ نشین درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

رجب المرجب 1422ہجری اکتوبر 2001ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیادِ حضرت پیر سیّد مہر علی شاہؒ



زیرِ سرپرستی: پیر سیّد نصیر الدین نصیر (گولڑہ شریف)

جلد: 3
شمارہ: 4

زیرِ سرپرستی: پیر سیّد نصیر الدین نصیر

زیرِ نگرانی: غلام نظام الدین جامی گیلانی قادری

مدیرانِ اعزازی: پیر سیّد غلام جلال الدین گیلانی
پیر سیّد غلام حسام الدین حسام جیلانی

مدیرِ مسؤل: مولانا محمد اشفاق سعیدی چشتی

اس شمارے میں

مجلس مشاورت

علامہ محمد نصر اللہ نصر صاحب (جنڈانوالہ)
الحاج بشیر حسین ناظم صاحب
ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن صاحب
سیّد فخر الدین شاہ صاحب (لودھراں)
سیّد قطب علی شاہ صاحب (لودھراں)
قاضی محمد بشیر الدین صاحب (ہری پور)
راجہ عبدالغفور صاحب گولڑوی

انتظامی امور

ناظم اشاعت + اکاؤنٹس
حاجی عبدالقیوم گولڑوی
سرکولیشن منیجر: صفدر حسین قادری
انچارج کمپیوٹر سیکشن: مُر سلین احمد گولڑوی
کمپوزنگ: محمد اخلاق
سرورق: اشتیاق احمد
قانونی مشیر: شیخ نسیم شوکت اخگر ایڈووکیٹ

OUT COUNTRY OFFICES

U.S.A	U.K	Denmark	Norway	Holland
Qari Fazal Rasool Jamia Hanfia Mehria & Muslim Centre 23-13 INC. ST# 57th Wood side New York	Abdul Rahman 222 Charles Road, Small Heath, Birmingham B10, 9AA U.K	Mohammad Razaq Vognmandmarken 33, 1mf 2100 Copenhagen Denmark	Mohammad Saeed Shullerudbakken 16-A, 1198 Oslo Norway	Mehr Ali Joubert Straat, 176, 2571X.Z Denhaag Holland
Ph:718-274-7813	Ph:044-121-7735942 Mob:07971382497	Ph:045-39-270706	Ph:0047-22-743511 Mob:98475136	Ph.NO. 0031-70-3562338

قیمت فی شمارہ 27 روپے

سالانہ زرِ تعاون
پاکستان /320 روپے
امریکہ /40 ڈالر
برطانیہ /25 پاؤنڈ
ناروے /250 کرونا

برائے خط و کتابت
دفتر "ماہنامہ طلوعِ مہر"
گولڑہ شریف E-11 اسلام آباد پاکستان
Ph:051-2213321
Fax:051-2292811
E-mail:maharali@isb.paknet.com.pk

ملنے کا پتہ
مکتبہ مہریہ نصیریہ
درگاہ گولڑہ شریف اسلام آباد
Ph:2292814

اکاؤنٹ نمبر 2-1092 نیشنل بینک آف پاکستان F-10 برانچ، اسلام آباد

چیف ایڈیٹر و پبلشر پیر سیّد نصیر الدین نصیر نے پرنٹ سٹائل بلیو ایریا اسلام آباد سے چھپوا کر دفتر "طلوعِ مہر" گولڑہ شریف E-11 اسلام آباد (پاکستان) سے شائع کیا

سیّد الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادیؒ

تحریر: افتخار احمد حافظ قادری راولپنڈی

حضرت شیخ جنید بغدادیؒ قطبِ وقت، منبعِ اسرار، سلطانِ طریقت، طاؤسِ علماء اور بادشاہِ حقیقت تھے۔ سید الطائفہ آپؒ کا لقب، کنیت ابوالقاسم اور مقتدائے اہلِ تصوف تھے۔ اپنے وقت کے تمام مشائخ کے مرجع تھے۔ آپ کا قولِ مبارک طریقت میں حجت و دلیل سمجھا جاتا تھا۔

حضرت فرید الدین عطار نیشاپوری اپنی کتاب "تذکرۃ الاولیاء" میں فرماتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادیؒ کی طبیعت میں بچپن ہی سے درد اور طلب تھی ادب اور فراست کمال کی رکھتے تھے۔ ابھی آپؒ کی عمر صرف سات سال کی تھی کہ آپؒ کے ماموں حضرت شیخ سری سقطیؒ آپؒ کو حج کے لئے اپنے ہمراہ لے گئے۔ مسجدِ حرام میں کئی سو مشائخ کی مجلس میں مسئلۂ شکر پر بحث ہو رہی تھی۔ ہر شخص نے اپنے اپنے خیال کا اظہار کیا۔ حضرت سری سقطیؒ نے آپؒ کو کہا کہ تم بھی کچھ کہو۔ آپؒ نے دو لمحے کے لئے تفکر کرنے کے بعد فرمایا کہ شکر یہ ہے کہ جو نعمت اللہ تعالیٰ نے تم کو دی ہے اُس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرو اور نعمت کو معصیت کا ذریعہ نہ بناؤ۔ یہ سن کر تمام مشائخ نے اس سے اتفاق کیا اور اس کلام کو داد دی۔

حضرت جنید بغدادیؒ حضرت سری سقطیؒ کے بھانجے بھی تھے اور اُن ہی سے بیعت بھی تھے لیکن آپؒ کا درجہ اپنے مرشد سے بھی بڑھ کر تھا جس کا اعتراف خود حضرت سری سقطیؒ نے بارہا فرمایا۔ حضرت شیخ سری سقطیؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگرچہ (ظاہر میں) جنیدؒ میرے خلیفہ ہیں مگر حقیقت میں اُن کی پرواز مجھ سے بلند ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ جب ایک مخصوص مقام پر پہنچ گئے تو آپؒ کے مرشد نے آپؒ سے فرمایا کہ جنیدؒ اب تم کو وعظ بیان کرنا چاہئے۔ مگر آپ نہ مانے اور اس کو خلافِ ادب سمجھا۔ آخر ایک دن جمالِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے اور خواب میں آپؒ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خلقت کو ہدایت کرو۔ صبح کو اُٹھ کر اپنے مرشد کی طرف چلے تاکہ اُن کو خواب سنائیں لیکن جب گھر سے باہر نکلے تو حضرت شیخ سری سقطیؒ کو دروازے پر کھڑا پایا۔ مرشد نے فرمایا کہ جنیدؒ اب تم کو خلقت کی نجات کا موجب بنایا گیا ہے تم کو ضرور ہدایت کرنی چاہئے اور اگر تم مشائخِ بغداد اور میری سفارش کو نہیں مانتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں یہ کام شروع کرو۔ آپؒ نے شیخ سے پوچھا کہ حضرت آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا کہ مَیں نے خداوند تعالیٰ کو خواب میں دیکھا اور انہوں نے فرمایا کہ ہم نے اپنے رسول کو جنید کے پاس بھیجا ہے۔ اِس بات کو سننے کے بعد آپؒ نے وعظ شروع کر دیا اور آپؒ کے وعظ کے اثر سے کئی ہزار آدمیوں نے اسلام قبول کیا۔

کسی نے آپؒ سے دریافت کیا کہ ہم کس شخص کی صحبت میں بیٹھیں۔ فرمایا کہ ایسے شخص کی صحبت میں کہ وہ تیرے ساتھ نیکی کر کے بھلا دے۔ کسی اور نے دریافت کیا کہ زندگی سے بہتر کوئی چیز ہے؟ آپؒ نے فرمایا جو دوسروں کی بندگی سے آزاد ہو۔ پھر آپؒ سے پوچھا گیا کہ خدا تک پہنچنے کا راستہ کون سا ہے فرمایا ترکِ دنیا اختیار کرو، نفس کے خلاف کرو، خدا رسی حاصل ہو جائے گی۔

ایک بزرگ بیان فرماتے ہیں کہ مَیں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور حضرت جنیدؒ بھی ساتھ موجود تھے۔ اتنے میں کوئی شخص ایک فتویٰ لایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنیدؒ کو دکھاؤ لیکن حضرت جنیدؒ نے کہا کہ یا رسول اللہ جب آپؐ موجود ہوں تو میری کیا مجال، جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر انبیاء کو فخر تمام امت پر ہو گا مجھ کو جنیدؒ پر ہے۔

ایک دفعہ ایک بوڑھی عورت نے آپؒ سے کہا کہ میرا لڑکا غائب ہو گیا ہے دعا کریں کہ وہ لوٹ آئے۔ آپؒ نے فرمایا کہ صبر کر تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر آئی لیکن آپؒ نے پھر یہی جواب دیا کہ صبر کرو عورت نے جواب دیا کہ میں صبر کی طاقت نہیں رکھتی خدا کے لئے کچھ تدبیر کریں۔ فرمایا کہ اگر تو سچ کہتی ہے تو تیرا لڑکا آ جائے گا اور دعا کی جب وہ عورت گھر پہنچی تو لڑکا گھر پہ موجود تھا۔

کسی شخص نے مفلسی کی شکایت کی۔ آپؒ نے فرمایا جا اور اطمینان رکھ خداوند تعالیٰ اُس شخص کو بھوکا اور مفلس نہیں کرتا جو شکوہ نہ کرے۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اُس کا دین سلامت رہے اور بدن آرام سے اور دل عافیت میں رہے تو اُس کو چاہئے کہ وہ لوگوں سے علیحدہ رہے کیونکہ عقل مند وہی ہے جو تنہائی اختیار کرے۔

آپؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اُس کا دین سلامت رہے اور بدن آرام سے اور دل عافیت میں رہے تو اُس کو چاہئے کہ وہ لوگوں سے علیحدہ رہے کیونکہ عقل مند وہی ہے جو تنہائی اختیار کرے

حضرت جنیدؒ بغدادی فرماتے ہیں کہ ایک دن مَیں نے ابلیس کو دیکھنے کی خواہش کی۔ اُس وقت مَیں نے دیکھا کہ ایک بوڑھا میری طرف آ رہا ہے۔ جب میرے نزدیک پہنچا تو مَیں نے پوچھا کہ تم کون ہو تو اُس نے جواب دیا مَیں وہ ہوں جس کی تم نے خواہش کی۔ مَیں نے اُس سے پوچھا کہ ملعون تم نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیوں نہیں کیا؟ اُس نے جواب دیا کہ اے جنیدؒ کیا تم پسند کرتے ہو

کہ میں سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے غیر کو سجدہ کرتا۔ مَیں اس بات سے بہت حیران ہوا کہ اُسی وقت میرے دل میں آواز آئی کہ اُس ملعون سے کہہ دو کہ تو جھوٹ بکتا ہے اگر تو بندہ ہوتا تو اُس کی حکم عدولی نہ کرتا۔ جب مَیں نے یہ الفاظ ابلیس کو کہے تو وہ یہ کہہ کر کہ تم نے مجھ کو جلا ڈالا غائب ہو گیا۔

آپؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک دفعہ مسجد میں سوال کیا تو مَیں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ یہ شخص بالکل ٹھیک اور مضبوط ہے تو یہ سوال کرنے کی ذلت کیوں اٹھاتا ہے اور مزدوری کیوں نہیں کرتا؟ رات کو خواب میں دیکھا کہ میرے سامنے دستر خوان لایا گیا جب مَیں نے سر پوش اٹھایا تو دیکھا کہ ایک آدمی کی نعش رکھی ہوئی ہے۔ مَیں نے کہا خداوندا مَیں مردم خور نہیں ہوں۔ ارشاد ہوا اگر ایسا نہیں تو مسجد میں اُس کو کیوں کھاتے تھے مَیں فوراً سمجھ گیا کہ غیبت کی ہے اور میرے دل کے اس خیال پر مواخذہ کیا گیا۔ فوراً خواب سے بیدار ہوا وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کی اور اُس درویش کی تلاش میں نکلا۔ تھوڑی دیر کے بعد دجلہ کے کنارے اُس کو دیکھا۔ اُس نے بھی گردن پھیر کر مجھ کو دیکھا اور کہا کیا تم نے اُس بات سے توبہ کر لی۔ مَیں نے کہا کہ ہاں۔ تب اُس نے کہا جاؤ اور آئندہ خیال کی حفاظت کرنا۔

ایک دفعہ حضرت جنید بغدادیؒ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ بزرگوں کی حکایات اور روایات میں مرید کو کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ تو آپؒ نے فرمایا کہ بزرگ لوگوں کا کلام خداوندِ کریم کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جو شکستہ دل مرید کے دل کو تقویت دیتا ہے اور اُس کی دلیل خداوند تعالیٰ نے قرآن پاک میں اس طرح فرمائی ہے (اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گزشتہ رسولوں کے قصے ہم تجھ سے اس لئے بیان کرتے ہیں کہ تمہارا دل اس سے آرام پائے اور زیادہ قوی ہو جائے)

آپؒ فرماتے ہیں کہ صوفی وہ شخص ہے جس کا دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح دنیا کی دوستی سے سلامت اور فرمانِ الٰہی کو ماننے والا ہو اور تسلیم حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی طرح، اندوہ حضرت داوٗد علیہ السلام کی طرح، فقر حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرح، صبر حضرت ایوب علیہ السلام کی طرح، شفقت حضرت موسٰی علیہ السلام کی مانند اور اخلاص جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مانند ہو۔

جب آپؒ کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا کہ مجھے وضو کرا دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا لیکن وضو میں انگلیوں کا خلال کرانا بھول گئے۔ آپ کی یاد دہانی پر خلال کرایا گیا پھر آپؒ سجدہ میں پڑ کر رونے لگے۔ لوگوں نے آپؒ کی بزرگی اور اطاعت کا ذکر کرتے ہوئے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ جنیدؒ اس وقت سے زیادہ کسی وقت محتاج نہ تھا۔ پھر قرآنِ پاک کی تلاوت شروع کی۔ ایک مرید نے پوچھا تو فرمایا کہ اس سے بہتر میرے لئے کیا ہو گا جبکہ میرا نامۂ اعمال ختم کیا جا رہا ہے۔

آپؒ کے غسل دینے وقت جب غسال نے آپ کی آنکھوں میں پانی پہنچانا چاہا تو ایک غیبی آواز آئی کہ ہمارے دوست کی آنکھ سے ہاتھ اٹھالے کیونکہ جو آنکھ ہمارے ذکر میں بند ہوتی ہے وہ ہمارے دیدار کیلئے کھلی رہے گی

جب آپؒ کی نزع کا وقت آیا تو لوگوں نے کہا کہ اللہ اللہ کہیے۔ فرمایا کہ میں بھولا نہیں ہوں کہ تم یاد کراتے ہو پھر تسبیح پڑھنا شروع کر دی اور آخر بسم اللہ الرحیم کہہ کر 27 رجب 297 ہجری کو جاں بحق تسلیم ہو گئے۔

آپؒ کو غسل دینے وقت جب غسال نے آپ کی آنکھوں میں پانی پہنچانا چاہا تو ایک غیبی آواز آئی کہ ہمارے دوست کی آنکھ سے ہاتھ اٹھالے کیونکہ جو آنکھ ہمارے ذکر میں بند ہوتی ہے وہ ہمارے دیدار کے لئے کھلی رہے گی۔

جب آپؒ کا جنازہ اٹھایا گیا تو ایک سفید کبوتر کو دیکھا جو آپؒ کے جنازے کے ایک گوشہ پر بیٹھ گیا۔ لوگوں نے کبوتر کو اڑانے کی بہت کوشش کی مگر وہ نہ اڑا اور اس کبوتر نے آواز دی کہ تم لوگ شور نہ کرو آج جنیدؒ کا جسم فرشتوں کے نصیب میں ہے۔ اگر تم لوگ نہ ہوتے تو آج اُن کا جسم سفید باز کی طرح ہوا میں اڑ گیا ہوتا۔

ایک شخص نے آپؒ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ نکیرین کے سوال کا جواب آپؒ نے کس طرح دیا تو آپؒ نے فرمایا کہ جب انہوں نے پہلا سوال مَنْ رَبُّكَ کیا تو میں ہنسا اور کہا کہ جس نے بادشاہ کو اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے جواب میں بَلٰی کہا ہو وہ تمہاری ہیبت سے نہیں ڈرتا۔ تم اب پوچھنے آئے ہو کہ تیرا خدا کون ہے۔

حضرت ابو بکر شبلیؒ سے ایک دفعہ کسی نے اُس وقت کوئی مسئلہ پوچھا۔ جب حضرت شبلیؒ آپؒ کی قبر مبارک کے پاس کھڑے تھے چنانچہ حضرت شبلیؒ نے فرمایا کہ بزرگوں کی حالتِ حیات و وفات یکساں ہوتی ہے مجھے اُن کی قبر کے سامنے جواب دیتے ہوئے شرم آتی ہے کیونکہ ان کی حالتِ حیات میں اُن سے شرم کرتا تھا۔

آپؒ کا مزارِ پُر انوار بغداد شریف کے ایک سرے پر ریلوے لائن کے قریب "قبرستان شیخ جنیدؒ" میں واقع ہے۔ ہم گناہ گاروں کو بھی وہاں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ ہم دوپہر کے وقت وہاں پہنچے باہر سخت گرمی تھی جیسے ہی آپؒ کے مزار مبارک کے اندر حاضر ہوئے تو ایک عجیب و غریب کیفیت اور اطمینان کا احساس ہوا۔ ایک ہی وسیع کمرہ میں مرید اور مرشد کے مزاراتِ مقدسہ ہیں۔ کمرے کے ایک سرے پر حضرت شیخ سری سقطیؒ (آپؒ کے ماموں اور مرشد) کا مزارِ مبارک ہے اور آپؒ کے قدموں کی طرف آپ کے مرید و خلیفہ اور بھانجے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ ایک عجب شان سے آرام فرما ہیں۔ مزار مبارک چاندی کے ایک کٹہرے میں ہے اور ایک عجیب خوبصورت اور دلکش منظر پیش کرتا ہے۔ ہم بھی کچھ دیر ان دونوں عظیم ہستیوں کی بارگاہ میں حاضری دینے کے بعد اگلی منزل پر روانہ ہوئے۔

آخر میں رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے ان نیک بندوں کے وسیلۂ جلیلہ سے ہم پر بھی رحم فرما اور اُس نظرِ خاص سے بھی محروم نہ رکھ جو ان بزرگان پر رہتی ہے۔ آمین بحق سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔